33020 - کیا رضاعی (دودھ کا) بھائی بھی رضاعی والد کی وراثت کا حقدار ہے ؟

سوال

میرے والد نے پہاڑ کی چوٹی پر ایک نومولود بچہ پایا اور اس کی زندگی بچائی، میری والدہ نے اس کی تربیت کی اور بغیر کسی بچے کے ہی والدہ کی چھاتی میں دودھ بھر آیا لھذا اسے والدہ نے دو برس تک دودھ پلایا اور وہ بچہ بڑا ہو کر ہمارے ساتھ ہی پرورش پاتا رہا، میرے والدین نے اسے اپنا نام بھی دیا اور اسے اپنی جانب منسوب کر لیا۔

میرے والدین فوت ہو چکے ہیں اور میرے والد نے یہ وصیت کی ہے کہ یہ بچہ بھی ہمارے ساتھ وراثت کا حقدار ہے، تو کیا وہ بچہ ہمارے ساتھ وراثت میں حقدار ہے اور ہمارے خاندان کی عورتوں سے اس کا کیا تعلق ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

آپ کے والدین اس پر مشکور ہیں کہ انہوں نے اس لاوارث بچے پر احسان کیا اور بڑا ہونے تک اس کی پرورش کی اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

دوم :

وہ رضاعت جس سے تحریم ثابت ہوتی ہے وہ دو برس میں پانچ رضعات ہیں، لھذا اگر اس بچے نے بھی آپ کی والدہ کا دودھ اسی طرح پیا ہے تو وہ اس اور اس کے خاوند کا رضاعی بیٹا ہو گا، اور ان دونوں کی ساری اولاد کا رضاعی بھائی بنے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

.{اور تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں، اور تمہاری بیٹیاں، اور تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، اور تمہاری خالائیں، اور تمہارے بھائی کی بیٹیاں، اور تمہاری بہن کی لڑکیاں، اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو، اور تمہاری دودھ شریک بہنیں ۔ ۔ ۔} النساء (23)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت پوری کرنے کا ہو} البقرۃ (233)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(رضاعت بھی وہی حرمت پیدا کرتی ہے جو ولادت کی وجہ سے حرام ہوتی ہے) موطا امام مالک (601/2)۔

اور اسی طرح کے کچھ الفاظ بخاری اور مسلم میں بھی ہیں : دیکھیں صحیح بخاری (149/3) صحیح مسلم (1086/2)۔

اور حدیث میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا فرمان ہے کہ :

(قرآن مجید میں نازل ہوا تھا کہ دس معلوم رضعات سے حرمت پیدا ہو جاتی ہے ، پھر انہیں پانچ معلوم رضعات سے منسوخ کر دیا گیا ، اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو معاملہ اس پر ہی قائم رہا) موطا امام مالک (608/2) اور صحیح مسلم (1075/2) ۔

معلوم ہونا چاہیے کہ : رضعہ یہ ہے کہ بچہ پستان منہ میں ڈال کر چوسے اور اگر وہ خود ہی اسے چھوڑ کر دوبارہ چوسنا شروع کرے تو اسے دوسری رضعہ شمار کیا جائے گا ، اور اسی طرح اگر وہ چھوڑ کر پھر چوسے تو اس طرح پانچ بار کرنے پر رضاعت ثابت ہو جائے گی ۔

سوم :

اس بچے کا آپ کے والد کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں اس لیے کہ وہ آپ کے والد کا بیٹا نہیں ہے ۔

چہارم :

مذکورہ بچہ آپ کے والد کی وارثت کا بھی حقدار نہیں اس لیے کہ وہ اس کے وارثوں میں شامل نہیں ہوتا ۔

پنجم :

اور جب یہ ثابت ہو کہ آپ کے والد نے اس بچے کے لیے ثلث یا اس سے بھی کم میں وصیت کی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ، لیکن آپ کو چاہیے کہ آپ اس مذکورہ بچے سے حسن سلوک کریں اور اس کے ساتھ احسان کریں اس لیے کہ اللہ تعالی احسان کرنے والوں کے اجر و ثواب کو ضائع نہیں کرتا ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ .